Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش ۱۹ فروری ۱۹۸۰ء | نمبر ۴۱

بحر حکمت کے موتی، جوامع الکلم۔ جواھر الکلام

جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریگا تو خدا تعالیٰ بھی اسکی طرف رجوع کریگا

ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے

ارشاد باری تعالیٰ

(۱) فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۵ (البقرہ آیت ۱۵۳)

ترجمہ: پس تم مجھے یاد کرو میں بھی تم کو یاد رکھوں گا اور میرے شکرگزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(۲) وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵ (العنکبوت آیت)

ترجمہ: اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ ذَکَرْتَنِیْ فِیْ نَفْسِکَ ذَکَرْتُکَ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرْتَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُکَ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّیْ شِبْرًا دَنَوْتُ مِنْکَ ذِرَاعًا وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّیْ ذِرَاعًا دَنَوْتُ مِنْکَ بَاعًا وَاِنْ اَتَیْتَنِیْ تَمْشِیْ اَتَیْتُکَ اُھَرْوِلُ ۔ حم عن انس۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرزند آدم اگر تو مجھے اپنے جی میں یاد کرے گا۔ تو میں تجھے اپنی ذات میں یاد کروں گا، اور اگر تو مجھے کسی جماعت میں یاد کرے گا تو میں تجھ کو ایسی جماعت میں یاد کروں گا جو ان سے بہتر ہے۔ اور جو تو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا تو میں تجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا۔ اور اگر تو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا تو میں تجھ سے بقدر پھیلانے دونوں ہاتھوں کے قریب ہوں گا۔ اور اگر تو میرے پاس چل کر آوے گا تو تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔ یہ حدیث امام احمد نے انسؓ سے روایت کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہی پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اسے بجا لاوے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے پھر اس امت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیہ نفس سے کام لے گا تو سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ — کراچی سے بذریعہ ڈاک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۸ فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے ہیں۔

• ربوہ — امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت ۱۵ ماہ تبلیغ (فروری) کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں ایک طرف ذکر الٰہی اور دوسری طرف فکر و تدبر کے باہمی تعلق کو واضح کرکے احباب کو ذکر اور فکر ہر دو سے پورا پورا استفادہ کرنے اور اس طرح تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم قاضی صاحب موصوف نے سورۃ آل عمران کی آیات (۱۹۱-۱۹۲) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ ان آیات میں عقلمندوں کے طرز عمل پر روشنی ڈال کر ہمیں ذکر و فکر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ عقلمندوں کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایک تو ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے وقت کا کوئی حصہ بھی ذکر الٰہی سے خالی نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ وہ زمین اور آسمانوں کی پیدائش پر غور کرتے اور فکر و تدبر سے کام لیتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں پکار اٹھتے ہیں کہ اے خدا تو نے اس کائنات کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا "ذکر" سے صرف اتنی ہی مراد نہیں ہے کہ انسان زبان سے تسبیح و تحمید کرتا رہے بلکہ زبان کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ دل بھی ذکر الٰہی میں محو ہو۔ وہی ذکر حقیقی ذکر ہوتا ہے جس میں زبان کے ساتھ دل بھی شامل ہو۔ دل اس وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے جب انسان زمین آسمان کی پیدائش پر غور کرکے اپنی

(باقی دیکھیں صفحہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ ہجری
۱۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش
۱۹ فروری ۱۹۸۰ء

مخالفینِ حق کیلئے نسبتاً محفوظ طرزِ عمل کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس امر کا متعدد جگہ بہت افسوس کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ اس کا کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کی لوگوں نے مخالفت نہ کی ہو اور جس کے ساتھ تمسخر و استہزاء اور تحقیر کا سلوک روا نہ رکھا ہو۔

اِس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی قومِ فرعون کے ایک شخص کی زبانی جو اپنے دل میں حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آیا تھا یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ لوگوں کو کسی بھی مدعیٔ ماموریت کی مخالفت کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ اگر وہ مدعی اپنے دعویٔ ماموریت میں جھوٹا ہوگا تو خدا تعالیٰ خود موردِ عذاب بنا کر اسے تباہ و برباد کر دے گا۔ اور اگر واقعی وہ سچا یعنی منجانب اللہ ہُوا تو وہ لوگ خود ایک سچے مامور من اللہ کی مخالفت اور اس کے خلاف روا رکھے جانے والے ظلم کے وبال سے بچ نہیں سکیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرعون کے اس دانشور (جو اولوالالباب میں سے تھا) کی اس حکیمانہ بات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهٗۤ
أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ وَإِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ
وَإِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۔ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
ظٰهِرِيْنَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَأْسِ اللّٰهِ إِنْ
جَآءَنَا ۚ (المومن آیات ۲۹، ۳۰)

ترجمہ:۔ اور آلِ فرعون میں سے ایک شخص جو ایماندار تھا مگر اپنا ایمان چھپاتا تھا (یعنی دل میں ایمان لا چکا تھا) اُس نے کہا اے لوگو! کیا تم ایک آدمی (یعنی موسیٰ علیہ السلام) کو اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اُس کی کی ہوئی (انذاری) پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ اے میری قوم! آج تمہاری ایسی حکومت ہے کہ تم ملک پر غالب ہو۔ پس بتاؤ کہ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں اگر وہ ہم پر نازل ہو گیا تو ہماری مدد کون کرے گا؟۔

اس سے ظاہر ہے کہ جن لوگوں پر (اور ابتداء میں وہ اکثریت میں ہی ہوتے ہیں) کسی مامور من اللہ کی صداقت مشتبہ ہے اور اپنی سمجھ کی رُو سے وہ اسے قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ان کے لئے نسبتاً محفوظ راہِ عمل یہ ہوتی ہے کہ وہ اُس مامور من اللہ کی مخالفت کرنے اور اُس کے اور اُس کے ماننے والوں کے خلاف ظلم کی راہ اختیار کرنے سے باز رہیں۔ اگر ان کے گمان کے بموجب وہ مدعیٔ ماموریت اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا تو خدا تعالیٰ اسے کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا اور اسے خود موردِ عذاب بنائے گا۔ اور اگر وہ سچا ہُوا تو پھر اُس کے خلاف ظلم کی راہ اختیار کرنے اور اس کے ساتھ تمسخر و استہزاء کا سلوک روا رکھنے کی صورت میں اِس ظالمانہ روش کا وبال ان پر پڑے گا اور وہ [illegible] میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔ یہ ایسا محکم اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ [illegible] اس اصول سے کفارِ مکہ اور یہود مدینہ کو بھی آگاہ کرنے اور اس طرح انہیں [illegible] روش سے اجتناب کی تلقین کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ
لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۖ كَفٰى
بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔
(الاحقاف آیت ۹)

ترجمہ:۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ اگر مَیں نے اس کو اپنے پاس سے بنا لیا ہے تو (مَیں خدا کی سزا کا مستحق ہوں اور) تم مجھے خدا کے عذاب کے کسی حصہ سے بھی بچا نہیں سکتے۔ وہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تم بے مطلب کرتے رہتے ہو۔ وہ تمہارے اور میرے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے۔ اور وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اِس اصول کا دوسرا پہلو بھی ان کے سامنے رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَ
شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ إِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔
(الاحقاف آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو کہہ دے مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میری وحی خدا کی طرف سے ہوئی اور تم نے اس کا انکار کر دیا باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ (یعنی موسیٰ) اس بات کی گواہی دے چکا ہے کہ اُس کی مانند ایک شخص ظاہر ہوگا (تو کیا یہ عجیب بات نہیں ہوگی کہ وہ جو پہلے گزرا تھا) وہ تو ایمان لے آیا اور تم (جن کے زمانہ میں وہ آیا ہے) تکبّر سے کام لے رہے ہو۔ اللہ ظلم کرنے والوں کو کبھی کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا (یعنی وہ ناکام ہو کر اور موردِ غضب الٰہی بن کر رہتے ہیں)۔

چونکہ ہر مامور من اللہ کے ساتھ اُس کی قوم نے تمسخر و استہزاء اور ظلم کا طریق روا رکھا تھا اور اِس تمسخر و استہزاء اور ظلم کا اُنہیں خمیازہ بھگتنا پڑا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں تمام سابقہ نافرمان قوموں کا انجام یاد دلانے کا حکم دیا اور یہ بھی ہدایت کی کہ آپؐ ان پر واضح کر دیں کہ آپؐ کو ان کے ظالمانہ طرزِ عمل کی وجہ سے ان کے حق میں کھلا کھلا ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے مزید فرمایا:۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِيْ مَا
يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰۤى إِلَيَّ
وَمَآ أَنَا إِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔
(الاحقاف آیت ۱۰)

ترجمہ: تُو ان سے (یہ بھی) کہہ دے کہ مَیں دُنیا میں پہلا رسول تو نہیں آیا (مجھ سے پہلے اَور کئی رسول گزر چکے ہیں اور ان کو جھٹلانے اور دُکھ دینے والے اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں)۔ اور مَیں نہیں جانتا کہ خدا میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ وہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ کریگا۔ مَیں تو صرف اُس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے اور (اُس وحی کی رُو سے) مَیں ایک کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں۔

الغرض اِن آیات میں مامورینِ الٰہی کے مخالفین کے لئے ایک ایسے طرزِ عمل کی نشاندہی کی گئی ہے جس سے وہ ان کے انکار کے باوجود اس دُنیا میں خدائی گرفت کے نیچے آنے سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید شاہد ہے اور خود تاریخ سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ کسی ایک مامور کے مخالفین نے بھی وہ طرزِ عمل اختیار نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ خدائی گرفت میں آنے سے بچ رہتے۔

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ
"دوستوں کو چاہئیے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا"
حضور ایدہ اللہ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کہ کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن حکیم میں ترتیب پائی جاتی ہے؟

(مکرم مولانا ظفر محمد صاحب فاضل سابق استاذ جامعہ احمدیہ)

قرآن کریم کی ترتیب کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک قرآن شریف کی سورتوں میں باہم کوئی ربط نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ لمبی لمبی سورتیں شروع میں رکھ دی گئی ہیں اور باقی سورتیں بغیر کسی ترتیب کے آخر میں رکھ دی گئی ہیں۔

لیکن یہ خیال کہ سورتوں میں کوئی ربط نہیں سراسر غلط ہے کیونکہ اس خیال کی بنیاد قرآن شریف کو زمانۂ ماضی کے آئینے میں دیکھنے پر ہے۔ اگر قرآن شریف کو زمانۂ ماضی کے آئینہ میں دیکھا جائے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس میں بظاہر کوئی ترتیب نظر نہیں آتی۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ قرآن شریف میں چھ سورتیں انبیاء کے نام پر آئی ہیں لیکن قرآن کریم میں انہیں اس طرح رکھا گیا ہے کہ باہم کوئی ربط نظر نہیں آتا پہلی سورۃ یونس ہے۔ دوسری ہود ہے تیسری یوسف ہے۔ چوتھی ابراہیم ہے، پانچویں محمدؐ ہے۔ چھٹی نوح ہے۔

ان تمام سورتوں کو قرآن شریف میں جس ترتیب سے رکھا گیا ہے از روئے زمانہ ان میں باہم کوئی ربط نہیں۔ اس کے علاوہ بعض ایسی باتیں بھی ہیں انہیں اگر زمانۂ ماضی کے آئینہ میں دیکھا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ یہ بے ترتیبی کیسی ہے مثلاً سورۃ ابراہیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے"۔

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ سورۃ ابراہیم کے بعد جو اگلی سورۃ الحجر ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا جا رہا ہے کہ

"ہم تجھے غلام علیم کی بشارت دیتے ہیں" (اور غلام علیم سے مراد حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں) جن کی پیدائش پر سورۃ ابراہیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ جو بچہ پہلے پیدا ہو چکا ہے بعد کی سورۃ میں اس کی پیدائش کی خوشخبری دی جا رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی قرآن شریف میں کوئی ترتیب نہیں ہے لیکن اس بے ترتیبی کا باعث انسان کی یہی کمزوری ہے کہ وہ قرآن شریف کے ہر قصہ کو زمانہ ماضی کے آئینہ میں دیکھتا ہے حالانکہ قرآن شریف ایک قصہ گو کتاب کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے پیشگوئی ہوتی ہے۔ وہ زمانہ ماضی کی تاریخ بیان نہیں کرتا بلکہ زمانۂ ماضی کے پردے میں مستقبل کی باتیں کرتا ہے اور آئندہ میں جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے اس کے مناسب حال وہ زمانہ ماضی کے قصص پیش کرتا ہے۔

قرآن شریف اپنے آپ کو قرآنِ حکیم اور کتاب حکیم کہتا ہے اور عربی زبان میں لفظ حکیم اور لفظ حکمت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کے موقع اور محل کے مطابق رکھا جائے اور اپنے مابعد اور ماقبل سے اس چیز کو یا اس بات کو ایسا ربط ہو کہ درمیان میں کسی خلاء کی ذرّہ بھر بھی گنجائش نہ ہو۔ لہٰذا اگر قرآن شریف کی سورتوں میں باہم کوئی ربط نہ ہو تو پھر ہم اس کتاب کو کتابِ حکیم نہیں کہہ سکیں گے حالانکہ اس کا اپنا دعویٰ یہ ہے کہ میں کتاب حکیم ہوں۔

علاوہ ازیں قرآن شریف ہمیں تدبّر کی دعوت دیتا ہے اور تدبّر کے معنے سیاق و سباق اور آگا پیچھا دیکھنے کے ہیں اور اگر سورتوں میں باہم کوئی ربط نہ ہو تو پھر تدبّر کی دعوت بے معنی ٹھہرتی ہے۔ نیز آنحضرتؐ نے فرمایا ہے

"مجھے تورات کی جگہ سات
طویل سورتیں اور زبور کی
جگہ پر المئین اور انجیل کی
بجائے المثانی سورتیں دی
گئی ہیں اور مفصّل دے کر
مجھے فضیلت دی گئی"۔
(الاتقان اردو صـ۱۴۳)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی کریم صلعم کے نزدیک قرآن شریف کی تمام سورتیں ایک ترتیب سے چل رہی ہیں اور سات لمبی سورتوں سے مراد سورۃ التوبہ تک کی سورتیں ہیں اور المئین (یعنی وہ سورتیں جن میں ایک سو کے قریباً آیات ہیں) ان سے مراد سورۃ یونس سے لے کر سورۃ النجر تک کی سورتیں ہیں جن میں اسلام کی نشاۃ اولیٰ کا سیاسی دَور دکھایا گیا ہے۔ اسی بناء پر ان سورتوں کو آنحضرت صلعم نے زبور قرار دیا ہے تاکہ اس طرف اشارہ ہو کہ اسلام کی نشاۃ اولیٰ بنی اسرائیل کے داؤدی دَور کی مماثل ہے یعنی نشاۃ اولیٰ میں جنگی سامان کا مدار لوہے پر ہوگا اور نشاۃ ثانیہ سلیمانی دَور کی مماثل ہے اور اس کے جنگی سامان کا دارومدار ہوا پر ہوگا یعنی ہوائی جہازوں پر۔ آج کل ہم عبوری دَور سے گزر رہے ہیں۔ اس دَور میں فی الحال لوہے کا ہتھیار اور ہوائی جہاز دونوں کام کر رہے ہیں۔

سورۃ الحجر کے بعد کی سورتیں جو المثانی کہلاتی ہیں ان سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوتا ہے جس کا واضح اعلان سورۃ مریم کرتی ہے۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قرآن شریف کے مرتب ہونے کی ایک عقلی دلیل پیش کی ہے وہ یہ کہ حوامیم والی سورتوں کو متصل رکھا گیا ہے لیکن اس کے برعکس مسبّحات کو متصل نہیں رکھا گیا بلکہ ان کے درمیان بعض ایسی سورتیں آگئی ہیں جن کا تسبیح سے آغاز نہیں ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف کی سورتوں کی ترتیب میں انسانی دماغ کا دخل ہوتا تو حوامیم کی طرح مسبّحات کو بھی متصل رکھا جاتا۔

خاکسار اس وقت اس مختصر مضمون میں انہی مسبّحات کے متعلق بتانا چاہتا ہے کہ ان کی ترتیبی کیفیت کیا ہے اور ان سورتوں میں جو سورتیں بغیر تسبیح کے آئی ہیں اس میں کیا حکمت ہے جو سورتیں مسبّحات کہلاتی ہیں وہ ۵ اور ان کے درمیان جو سورتیں بغیر تسبیح کے آئی ہیں وہ ۵ حسبِ ذیل ہیں:۔

۱۔ الحدید۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے
۲۔ المجادلہ: اس میں تسبیح نہیں ہے
۳۔ الحشر۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے
۴۔ الممتحنۃ: اس میں بھی تسبیح نہیں پائی جاتی
۵۔ الصّف۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے
۶۔ الجمعہ۔ اس میں بھی تسبیح پائی جاتی ہے۔
۷۔ المنافقون۔ یہ بھی تسبیح سے خالی ہے
۸۔ التغابن۔ اس میں تسبیح پائی جاتی ہے

ان سورتوں میں سے جن میں تسبیح پائی جاتی ہے ان میں کہیں تو مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے الفاظ آتے ہیں اور کہیں مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور یہ ظاہر ہے کہ جن سورتوں میں حروف کو زیادہ کیا گیا ہے وہ تسبیح کی زیادتی پر دلالت کرتی ہیں اور جہاں پر حروف ترک کر دیئے گئے ہیں وہاں تسبیح کی قلت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اب سب سے پہلے سورۃ الحدید کو لیجئے۔ اس میں تسبیح کے الفاظ یوں آئے ہیں: "سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔" ان الفاظ کو دیکھیے۔ ان میں لفظ "الارض" سے حرف "ما" اور حرف "فی" کو حذف کر دیا گیا ہے تاکہ یہ بتایا جائے کہ اس تسبیح کا جس زمانہ سے تعلق ہے اس زمانے میں اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہیں ہو سکی جس رنگ میں نبی کریم صلعم کی تشریف آوری پر ہوئی۔ اس سورۃ کا تعلق حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ کے زمانے تک ہے اور اس کا ثبوت اس سورۃ کی مندرجہ ذیل آیات ہیں۔ ترجمہ: "اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھی رسول بنا کر بھیجا تھا اور ان کی ذرّیت سے نبوت اور کتاب کو مخصوص کر دیا تھا لیکن بعض ان میں ہدایت پانے والے تھے اور بہت لوگ ان میں سے فاسق تھے۔ پھر ہم نے ان (یعنی اولاد نوحؑ و ابراہیمؑ) کے بعد اپنے رسول ان کے نقشِ قدم پر بھیجے اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلایا"۔ (الحدید ۳/۱۹ تفسیر کبیر)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ اس سورۃ میں جس تسبیح کا ذکر ہے اس کا تعلق حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کے زمانہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تسبیح میں لفظ "الارض" سے پہلے حرف "ما" اور حرف "فی" کو ترک کر دیا گیا ہے تاکہ ظاہر ہو کہ ان انبیاء کی قومیں کما حقہٗ تسبیح نہ کر سکیں اور معرفتِ الٰہی کا جو حق ہے اس سے قاصر رہیں۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سورتوں کے نام بھی اپنی ذات میں ایک اہم حقیقت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس سورۃ کا نام الحدید اس لئے رکھا گیا ہے کہ حضرت نوحؑ کا زمانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لو ہے کا زمانہ تھا اور پتھر کا زمانہ اس سے بہت پہلے گزر چکا تھا۔ سورۃ الحدید کے بعد اگلی سورۃ تسبیح سے خالی ہے اور اس کا نام المجادلہ رکھا گیا تاکہ ظاہر ہو کہ حضرت نبی کریمؐ کے ظہور سے پہلے دنیا ظہر الفساد فی البر و البحر کی مصداق ہو چکی تھی اور ابنائے آدم کے قلوب معرفت الٰہی سے سراسر خالی ہو چکے تھے اور مذہبی مسائل کی بنیاد دلائل و براہین پر نہ تھی بلکہ ہنگامہ آرائی اور جنگ و جدال کے ذریعہ اپنے اپنے مذاہب کی تائید کی جاتی تھی۔

سورۃ المجادلہ کے بعد سورۃ الحشر ہے اس سورۃ میں تسبیح کے الفاظ یوں آتے ہیں "سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"۔ ان الفاظ میں لفظ "اَلْاَرْض" سے پہلے حرف "مَا" اور حرف "فِیْ" بڑھا دیا گیا ہے کیونکہ اس سورۃ کا تعلق آنحضرت صلعم کی بعثت اولیٰ سے ہے اور سورۃ کا مضمون شاہد ہے کہ یہود مدینہ کے اخراج کا ذکر ہے اور سورۃ کا نام الحشر اس لئے رکھا گیا کہ یہ پہلی مڈبھیڑ تھی جو یثرب کے یہود قبیلہ بنو نظیر سے ہوئی اور لفظ الحشر یہ بھی بتاتا ہے کہ نبی کریم صلعم الحاشر اس بناء پر ہیں کہ حضورؐ آخرکار تمام ادیانِ باطلہ کو شکست دے کر تمام قوموں کو اسلام کے سائے میں جمع کر دیں گے۔

یہ بات ابھی کہی جا چکی ہے کہ اس سورۃ کا تعلق حضورؐ کی بعثت اولیٰ سے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہزار سال کے بعد جب امت محمدیہ نے قرآن شریف کی تعلیم کو نظر انداز کر دیا تو پھر ان میں لازمی طور پر معرفتِ الٰہی میں کمی آ گئی۔ اسی بناء پر اس سورۃ میں فرمایا گیا ہے کہ "یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"۔ ان الفاظ میں بجائے فعل ماضی سَبَّحَ کے فعل مضارع کا صیغہ یُسَبِّحُ استعمال کیا گیا ہے تاکہ اس طرف اشارہ ہو کہ نبی کریم صلعم کی تشریف آوری کے بعد اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں معرفتِ الٰہی والی وہ بات نہیں رہے گی جو اسلام کے خیر القرون میں تھی۔ اس بناء پر "الْاَرْض" سے قبل حرف "مَا" اور حرف "فِیْ" کو حذف کر دیا گیا ہے تا ظاہر ہو کہ اب تسبیح میں کمی آ گئی ہے۔

سورۃ حشر کے بعد سورۃ ممتحنہ ہے اس میں تسبیح نہیں آئی تا ظاہر ہو کہ اسلام کی نشاۃ اولیٰ پر ایک ایسا وقت بھی آ جائے گا کہ جبکہ امت محمدیہ امتحان میں پڑ جائے گی۔ زبان پر تو لفظ اسلام ہو گا لیکن دل نور ایمان سے خالی ہو گا اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ غیر مسلم طاقتیں اُن پر چھا جائیں گی۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس سورۃ میں امت کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ "رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا" یعنی اے خدا ہمیں کافروں کے ظلم و ستم کا تختۂ مشق نہ بنانا نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کسی نبی کے ظہور کا وقت آتا ہے تو اس سے پہلے جاہلیت کا دور آتا ہے۔ اکثریت تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے سوائے شاذ و نادر افراد کے۔

سورۃ ممتحنہ کے بعد سورۃ صف آئی ہے۔ اس کی تسبیح کے الفاظ وہی ہیں جو سورۃ حشر کے تھے یعنی سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ یہ الفاظ دوبارہ اس لئے لائے گئے ہیں تا ظاہر ہو کہ سورۃ "صف" میں آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے۔ سورۃ "حشر" محمدی جلال کی مظہر ہے اور سورۃ صف احمدی جمال کی مظہر ہے۔ اسی بناء پر اس میں "اِسْمُهٗ اَحْمَدُ" والی پیشگوئی رکھی گئی ہے

سورۃ صف کے بعد سورۃ جمعہ ہے ان دونوں سورتوں کے درمیان کوئی ایسی سورۃ نہیں رکھی گئی جو تسبیح سے خالی ہو۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے تا ظاہر ہو کہ پھر امت مسلمان دوبارہ زندگی پا کر صدیوں تک تسبیح و تحمید میں لگی رہے گی۔ سورۃ جمعہ میں تسبیح کے الفاظ یوں آتے ہیں "یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ"۔ اس تسبیح میں اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ کے الفاظ بڑھائے گئے ہیں تا ظاہر ہو کہ ملتِ اسلامیہ دوبارہ اللہ تعالیٰ کی شان مَلِكُ الْقُدُّوْس کی مظہر ہو گی اور لفظ جمعہ میں تین اشارے پائے جاتے ہیں۔

اوّل: یہ کہ بعثت ثانیہ ششم ہزار میں ہو گی کیونکہ جمعہ چھٹا دن ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ایک دن ہزار سال کے برابر ہے۔

دوم: یہ کہ وہ زمانہ اجتماعی دور کا ہو گا

سوم: یہ کہ نشاۃ ثانیہ کا بانی جمعہ کے دن پیدا ہو گا۔

سورۃ جمعہ کے بعد سورۃ المنافقون آتی ہے۔ اس کا تعلق قرب قیامت سے ہے کیونکہ اس کے بعد سورۃ تغابن آئی ہے اور تغابن سے مراد یہی نفع نقصان کا دن ہے جو کہ روز جزا کہلاتا ہے سورۃ تغابن میں بھی تسبیح رکھی گئی ہے۔ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اس تسبیح میں لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ کے الفاظ آئے ہیں اور پھر وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ کی بجائے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ تغابن کے دن انسان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ حقیقی بادشاہت اللہ تعالیٰ کی ہے اور تمام خوبیوں کا سرچشمہ بھی وہی ہے اور یہ کہ وہ ہر بات پر قادر ہے

اس مختصر بیان سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ قرآن شریف کی سورتوں کی ترتیب میں کسی انسانی دماغ کا دخل نہیں ہے بلکہ اس کی ترتیب عالم الغیب خدا کی مشیت پر مبنی ہے

بالآخر یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ قرآن شریف کی ترتیب کے تین پہلو ہیں۔

۱) نزولی ۲) وضعی ۳) زمانی۔

اگر قرآن شریف کے نزولی پہلو کو سامنے رکھ کر مکی سورتوں کی پہلے تلاوت کی جائے اور مدنی سورتوں کی حسب نزول بعد میں تلاوت کی جائے تو اس طریق سے قرآن فہمی میں بڑی مدد ملتی ہے۔ قرآن شریف کے دوسرے وضعی پہلو کی ترتیب بلاشبہ دقیق ہے۔ اس کا صحیح طور پر احاطہ کرنا ناممکن ہے لیکن اس کے باوجود قرآن مجید میں بعض سورتوں میں باہمی ربط اپنے آپ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے مثلاً اللہ تعالیٰ سورۃ احقاف کے آخر میں فرماتا ہے "فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ" سورۃ احقاف کے بعد سورۃ محمدؐ ہے۔ اس کی پہلی آیت کے الفاظ "اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا" ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ دونوں سورتوں میں باہم ربط ہے۔ ایسے ہی سورۃ طور کے آخر میں فرمایا "وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ"۔ سورۃ طور کے بعد دوسری سورۃ النجم ہے۔ اُس کے شروع میں فرمایا "وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى" اس سے بھی ظاہر ہے کہ دونوں سورتوں میں باہم ربط ہے۔ ایسے ہی سورۃ واقعہ کے آخر میں فرمایا "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ"۔ اس کے بعد آنے والی سورۃ الحدید کو سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے الفاظ سے شروع فرمایا۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں سورتوں میں باہم ربط ہے اور یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ جملہ مسبّحات بھی باہم مربوط ہیں۔ ایسے ہی سورۃ الفیل کے آخر میں فرمایا "فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ"۔ اس کے بعد سورۃ قریش کو "لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ" سے شروع فرمایا تا ظاہر ہو کہ اصحابِ فیل کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے ہلاک کیا کہ خانہ کعبہ کے محافظ قریش محفوظ رہیں۔

جملہ مثالوں سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ قرآن شریف کی جملہ سورتوں میں باہم ربط ہے اور اگر انسان کو کسی جگہ باہم ربط نظر نہ آئے تو اس کے دو سبب ہیں۔

اوّل یہ کہ انسان کمزور ہے اور اس کا حافظہ بھی کمزور ہے اس کو بسا اوقات یہ بات بھول جاتی ہے کہ وہ کن کن مضامین سے گزر کر آیا ہے۔ اسی لئے اسی نسیان کے باعث اس کو ربط نظر نہیں آتا علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ترتیب کے معنے کیا ہیں۔ لفظ ترتیب مختلف کیفیات پر اطلاق پا سکتا ہے۔ اگر علماء اسلام کو یہ اجازت دے دی جائے کہ آپ اپنے منشاء کے مطابق قرآن شریف کی سورتوں کو ترتیب دے دیں تو ہر عالم کی ترتیب الگ ہو گی اور سینکڑوں میں سے دو عالم بھی متفق نہیں ہو سکیں گے۔ آسمان کے ستاروں کو دیکھئے ان میں باہم ترتیب نظر نہیں آتی حالانکہ ان میں انتہائی لطیف ترتیب کا ہونا بدیہی امر ہے کیونکہ اگر ان میں ترتیب نہ ہوتی اور باہم توازن قائم نہ ہوتا تو یہ آپس میں ٹکرا ٹکرا کر ختم ہو جاتے اور زمین کو اور اس میں رہنے والوں کو وہ جو فائدہ پہنچا رہے ہیں نہ پہنچا سکتے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ لہذا لازم آتا ہے کہ قرآن شریف کے حقائق و معارف رفتارِ زمانہ کے مطابق اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہیں۔ جوں جوں زمانہ گزرتا جائے گا توں توں قرآن شریف کی سورتوں میں باہمی ربط نمایاں طور پر سامنے آتا جائے گا

ترتیب قرآن شریف کا تیسرا پہلو زمانی ہے اور اس کی کلید حروف مقطعات ہے۔ حروف مقطعات قرآن شریف کی ہر سورۃ کا کسی نہ کسی زمانہ سے لگاؤ دکھلاتے ہیں۔ قرآن شریف کے مضامین پر وقت کا پردہ پڑا ہوا ہے لیکن حروف مقطعات جب یہ پردہ اٹھا دیتے ہیں تو قرآن شریف کا ہر وہ مقام جو بے ربطی کا مظہر ہو سکتا ہے۔ وہی مقام نہایت حکیمانہ شان کا مظہر بن جاتا ہے اور قرآن شریف کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۳۲۶

میں طارق انور ولد ماسٹر خادم حسین صاحب قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جام شورو ضلع دادو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹-۱۰-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - ×

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد۔

العبد: طارق انور تھرڈ ایئر ایم بی بی ایس لیاقت میڈیکل کالج جام شورو

گواہ شد: عبدالغفار ولد ماسٹر خدا بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔

مسل نمبر ۲۴۳۲۷

میں سیدہ حفیظہ بیگم بیوہ سید غلام ثقلین مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۲۳۸ پورن نگر سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹-۸-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی زمین مشترکہ میں میرا نصف حصہ ۵ مرلے ۲۵ کنال مالیتی -/۸۹۳۷ روپے حق مہر مبلغ چار ہزار روپے بذمہ خاوند (مرحوم) حق مہر وصول نہیں ہوا اور نہ ہی خاوند مرحوم کی کوئی جائیداد ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ × روپے ماہوار آمد بصورت × ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد: عطاء اللہ ولد سید برکت علی شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۳۷۹۲

الامۃ: حفیظہ بیگم سیالکوٹ ۳/۲۳۸ پورن نگر سیالکوٹ

گواہ شد: سید محمود احمد صاحب ولد سید عبدالغفور صاحب ۳/۲۳۸ پورن نگر سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۴۳۲۸

میں نسرین ظفر زوجہ سید ظفر احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹-۱۱-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱۰۰/۱۰ گرام مالیتی -/۲۵۱۰۰ روپے سیٹ چاندی وایک عدد قیمت -/۵۰ روپے حق مہر -/۱۵۰۰ روپے کل میزان -/۲۵۳۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ × روپے ماہوار آمد بصورت × ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد: اللہ بخش ابن چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر شمالی ربوہ۔

العبد: نسرین ظفر اہلیہ سید ظفر احمد صاحب ابن سید محمود احمد صاحب ۶۔ میسے فیئر کورٹ عزیز ریونیو کینال بنک لاہور

گواہ شد: سید ظفر احمد ابن سید محمد انور صاحب ۶۔ میسے فیئر کورٹ عزیز ریونیو کینال بنک لاہور

مسل نمبر ۲۴۳۲۹

میں طالع بیگم صاحبہ زوجہ رحمت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹-۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد: محمد سلیم ولد فضل دین صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ

الامۃ: طالع بیگم اہلیہ رحمت اللہ صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ

گواہ شد: فضل الدین ولد غلام محمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۳۳۰

میں بشیراں بی بی ولد فضل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۴ ر ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹-۷-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ + -/۱۳۰۰ = -/۱۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شد: جمال الدین مربی سلسلہ چک ۱۹۴ ر ب ضلع فیصل آباد۔

الامۃ: بشیراں بی بی زوجہ فضل الٰہی صاحب چک ۱۹۴ ر ب فیصل آباد

گواہ شد: محمد علی بقلم خود صدر جماعت احمدیہ چک ۱۹۴ ر ب فیصل آباد۔

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۷ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

هوالشافی
ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE
ناخونہ کیور PTERYGIUM CURE 15/-
ناخونہ لوشن PTERYGIUM LOTION 3/-
18/-
ڈاک خرچ و پیکنگ 5/-
میزان 23/-
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو رجسٹرڈ پاکستان)
لاہور - کراچی - ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور محبت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسے کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے۔ جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں شامل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔"

(اشتہار تبلیغ ہدایت)

کیا آپ نے چندہ عام، حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی ادا فرما دیا ہے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ختم ہو رہا ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین نوٹ فرمالیں کہ وصولیوں کا چھٹا مرحلہ ۲۹ ماہ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ آپ کی طرف سے وعدہ کا 6/15 ضرور وصول ہو جانا چاہیئے

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

گمشدہ انگوٹھی

۱۵ فروری بروز جمعہ مسجد اقصیٰ کے اس حصہ میں جہاں خواتین جمعہ ادا کرتی ہیں۔ سونے کی ایک انگوٹھی گم ہو گئی ہے۔ نگینہ کے کناروں پر آتشی گلابی رنگ کے نگ جڑے ہوئے ہیں اور درمیان میں الیس اللہ بکاف عبدہ کھدا ہوا ہے۔ اگر کسی بہن کو ملی ہو تو محترم حکیم خورشید احمد صاحب شاد صدر عمومی یا خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقعہ بخشیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ملک سیف الرحمٰن جامعہ احمدیہ ربوہ

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے؟" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

(منیجر الفضل ربوہ)

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ امان/مارچ ۱۳۵۹ ہش/۱۹۸۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایجنڈا کے لئے تجاویز سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری/تبلیغ مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں

۲۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ امان/مارچ تک دفتر ہذا میں بھیج دینے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے عام اجلاس میں اور حسب قواعد ہو۔

۳۔ نمائندگان شعار اسلامی کے پابند ہوں اور باریش ہوں۔

۴۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

اللہ تعالیٰ کی طرف مرکوز کرتا ہے۔ اس طرح فکر کے نتیجہ میں حقیقی ذکر الٰہی کی توفیق ملتی ہے یعنی اس کے نتیجہ زبان اور دل بیک وقت دونوں یاد الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں اور نتیجۃً انسان تعلق باللہ میں ترقی کرتا ہے۔ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نت نئے جلووں کا مشاہدہ کرنے کی اسے توفیق ملتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ذکر اور فکر دونوں سے پورا پورا استفادہ کریں۔ تاکہ حقیقی ذکر کی ہمیں توفیق ملے اور ہم تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

چونکہ اگلے روز یعنی ۲۰ فروری کو سورج گرہن لگنا تھا۔ اس لئے محترم قاضی صاحب موصوف نے خطبہ ثانیہ کے بعد احباب کو توجہ دلائی کہ وہ سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں گرہن کے وقت اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہو کر نوافل ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں کہ وہ نوع انسان کو نیکی کے راستوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر طرف خیر کے سامان کرے۔ آمین۔

اعلان تعطیل

۲۰ فروری ۱۹۸۰ء بروز بدھ یوم مصلح موعود کی وجہ سے حسب سابق دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ضرورت ہے

ایک کارکن کی جو کہ کم از کم میٹرک پاس ہو امیدوار کا خوشخط ہونا لازمی ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت معقول دی جائے گی۔ اپنے صدر یا امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ ۲۵ فروری سے پہلے درخواستیں بھجوائیں۔

منیجر۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

بلال اسٹیٹ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵